Qutub-e-Madina

چہل قدمی برائے جنازۂ میت

محقق ملت شیخ الحدیث مفسر قرآن حضرت علامہ

مؤلف مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب حافظ محمد کاشف اشرفی عطاری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَانُوْرَاللّٰہ

مکہ مدینہ

بقیع

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد!

بعض لوگ کہتے ہیں کہ چہل قدمی بدعت ہے ان کا ایسا کہنا غلط ہے اس لیے چہل قدمی یعنی دس دس قدم پر کندھا بدلنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مسنون ہے۔ بعض احادیث میں اس کے سنت ہونے کی تصریح موجود ہے اور متعدد احادیث میں اس کے فوائد جلیلہ مذکور۔ فقہ حنفی کی اکثر کتب مبارکہ میں موجود ہیں اس لیے اس کو مسنون ورار دیا گیا ہے۔ لہذا چہل قدمی کو بدعت نہ کہے گا مگر وہ ہی جو جاہل اور پاگل ہے یا بدمذہب وہابی۔ سنی حنفی مسلمان ایسے لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھریں گے۔ اور اس مسنون طریقے کو ہرگز ہرگز ترک نہ کریں گے (ان شاءاللہ عزوجل ثم ان شاءاللہ عزوجل)۔

فائدہ: جو مسئلہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہو اسے بدعت کہنا گمراہی ہے الحمدللہ یہ مسئلہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے فتویٰ بدعت لگانے والے عادت سے مجبور ہیں ان کی عادت ہے کہ جو عمل اہلسنت سے مروج ہو اور ان کے کسی بڑے مولوی لیڈر کے مطالعے کی کمی سے نظر سے نہ گذرا تو اس نے بدعت کہہ دیا تو اس کے منہ سے لفظ بدعت نکل گیا وہ ان کے نزدیک بدعت ہے اگرچہ وہ احادیث سے بھی ثابت ہے۔

باب اوّل: اس باب میں فقیر احادیث صحیحہ عرض کرتا ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

من ا تبع جنازۃ فلیحمل بجوانب السریر کلھا فانہ من السنتہ ثم ان شاء فلیتطرع وان شاء فلیدع

ترجمہ: جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اسے چارپائی کی تمام طرفوں کو کندھا دینا چاہیے کیونکہ ایسا کرنا سنت ہے پھر چاہے تو جنازہ اُٹھائے رکھے اور چاہے تو جنازہ اُٹھانا چھوڑ دے (رواہ ابو داؤد دالطیالسی وابن ماجہ و البیھقی)

فائدہ: فن حدیث کا فائدہ ہے صحابی کا قول و فعل بھی سنت میں داخل ہے بالخصوص وہ جلیل القدر صحابی جنہیں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وافر حصہ نصیب ہو۔

۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں (من السنته حملالسریر بحوانبه الاربع) جنازہ کی چارپائی کو چاروں طرف سے کندھا دینا سنت ہے۔ "کذافی الصحیح البھاری" یہ حدیث ان کتابوں میں ہے (۱) آثار ابو حنیفہ (۲) ابو داؤد طیالسی (۳) بہاری۔

۳: منصور بن المعتمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "من السنته حمل الجنازة بجوانب السریر الاربعته" جنازہ اُٹھانے میں سنت یہ ہے کہ چارپائی کی چاروں طرف کو کندھا دیا جائے (رواہ محمد بن الحسن کذافی فتح القدیر)

۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "من اتبع الجنازة فلیا خذ بجوانب السریر الاربعته" جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اسے چارپائی کی چاروں طرف کو کندھا دینا ہے (عبدالرزاق وابن ابی شیبته فتح الباری شرح البخاری)

۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں " اذا تبع احد کم جنازة فلیا خذ بقوائم السریر الاربع " جب تم سے کوئی جنازہ کے پیچھے چلے تو اسے چارپائی کے چاروں پایوں کو کندھا دینا چاہیے۔ " راوھابن ابی شیبته و عبدالرزاق عن شعبته عن منصور کذافی الصحیح البھاری و ذکرہ العلامته بدر الدین العینی الرمذوالکمال فی الفتح " یہ حدیث ان کتابوں میں ہے ۱۔ ابن ابی شیبہ ، ۲۔ عبدالرزاق، ۳۔ فتح الباری، ۴۔ عینی ، ۵۔ بھاری۔

۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں " اذا تبع احد کم الجنازة فلیا خذ بقوائم السریر الاربع ثم

لیتطوع بعدا د فلیذرای فانه من السنته" جب تم میں سے کوئی ایک جنازہ کے پیچھے چلے تو اسے چار پائی کے چاروں پایوں کو کندھا دینا چاہیے پھر اس کے بعد چاہے تو جنازہ اُٹھائے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ ذکرہ البدر ا العینی فی الرمزر العلامته الزیلعی فی التبین (عینی شرح بخاری)

۷: حضرت امام برھان الدین مرغینانی فرماتے ہیں " عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنه انه جمل جوانب السریر الاربع " حضرت ابنِ عمر کے بارے مروی ہے کہ انہوں نے چار پائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دیا. رواہ عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ (الھدایه)

۸: امام کاشانی فرماتے ہیں " وروی ان ابن عمر رضی اللّٰہ عنه کان یدور علی الجنازة من جونبها الاربع" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جنازہ کو چاروں طرفوں سے کندھا دینے کے لیے گھوما کرتے تھے۔ (بدائع والصنائع فی ترت٥یب الشرئع ، ۳۰۹، ج ۱)

۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں " ان من السنته حمل الجنازة بجواب السریر الار بعته فمازدت علی ذلک فھو نافلته" بلاشبہ سنتوں میں سے ایک سنت جنازہ کو چاروں طرف سے کندھا دینا ہے پھر اس پر جو زیادتی کرے وہ نفلی عبادت ہے۔ روامحمد بن الحسن وقال و به ناخذ (کتاب الآثار صفحه ۷۸)

۱۰: حضرت علی ازدی فرماتے ہیں: "رایت ابن عمر فی جنازة فحمل بجوانت السریر الاربع" میں عبداللہ بن عمر کو ایک جنازہ میں دیکھا تو آپ نے چار پایوں کے چاروں طرفوں کو کندھا دیا۔ رواہ عبدالرزاق کذافي فتح القدير (الصحیح البھاری صفحه ۸۱۶)

۱۱: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں " من تمام اجر الجنازة ان تشیعها من اهلهاوان تحمل بار کانها الاربعته وان تحشو فی القبر" جنازہ کا پورا اجر اسی میں ہے کہ تو گھر سے جنازہ کے ہمراہ جائے اور اس کے چاروں طرفوں کندھا دے اور قبر پر مٹی ڈالے۔ رواہ ابو بکر بن شیبه فی مصنفه واسناده مرسل قوی (الصحیح البھاری صفحه ۸۱۶)

۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "من حمل الجنازة بجو انبها الاربع فقد قضی الذی علیہ" جس شخص نے جنازہ کو چاروں طرفوں کندھا دیا اس نے اپنے اوپر میت کے جملہ حقوق ادا کردیئے۔ (رواہ عبدالرزاق کذافی الصحیح البھاری صفحہ ۸۱۶، الھدایہ، صفحہ ۱۸۲، جلد ۱، والفتح القدیر و مراقی الفلاح، صفحہ ۳۳۱)

فائدہ: امام طحاوی حنفی اس کی شرح میں فرماتے ہیں "ای فقد ادی الذی من حق اخیہ المسلم ولعل المراد انہ ادی معظمہ" حق کی ادائیگی سے مراد اس حق کی ادائیگی ہے جو مسلمان پر مسلمان بھائی کا ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد بڑے حق کی ادائیگی ہو۔

۱۳: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ "من تبع جنازہ و حملھا ثلاثہ مرارا فقد قضی ما علیہ من حقھا" جو جنازہ کے پیچھے چلے اور چاروں طرفوں کندھا دے اس نے میت کے جملہ حقوق ادا کردیئے (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب المشکوۃ صفحہ ۱۳۲، ج ۱)

۱۴: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ "من حمل جنازہ اربعین خطوۃ کفرت ابعین کبیرہ" جو شخص چالیس قدم جنازہ اُٹھائے تو اس کا یہ عمل اس کے چالیس بڑے بڑے گناہ مٹا دیتا ہے (البدائع والرمزوالمراقی) ابن عابدین الشامی نے فرمایا۔"جنازہ کو ہر جانب سے چالیس قدم اُٹھائیں جائیں۔ (مراقی الفلاح، صفحہ ۳۳۱)

امام طحاوی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔ وفی الحدیث (التصریح بان الکبائر تکفر بھذاالفعل) اس حدیث میں اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ اس فعل کی وجہ سے کبیرہ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں گویا چہل قدمی انسان کے گناہوں کا صابن ہے اس پر عمل وہ کریگا جو گناہوں کے دھل جانے کا خیال رکھتا ہو جو محروم ہو گیا کہا جائے۔

۱۵: حضرت واصلہ بن اصقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "من حمل بجوانب السریر الاربع غفرلہ اربعون" جو شخص چارپائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ (روا ابن عساکر کذافی الصحیح البھاری صفحہ ۸۱۶)

۱۶: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ "من حمل جنازة بقوائمها الاربع غفر الله له مغفرة حتما" جو شخص چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرمائے گا۔ (الجوهره شرح القدوری، صفحه ۱۳، ج ۱)

فائدہ: اہلِ انصاف فیصلہ فرمائیں کہ ہم نے اپنے موقف پر سولہ احادیث پیش کی ہیں۔ مخالفین کم ازکم کوئی ایک حدیث چہل قدمی کی نفی پر پیش کریں جب کوئی حدیث ہے ہی نہیں تو انکار کیوں۔

آخری گزارش: الحمدللہ ان احادیث مبارکہ سے جہاں ان کا مسنون ہونا ثابت ہے وہاں ان کے فوائد جلیلہ کی تصریح بھی موجود ہے مانعین کو اگر احادیث معتبرہ پر ایمان ہے تو ان پر عمل کریں کیونکہ سچے اور پکے مسلمان کی یہی علامت ہے کہ وہ احادیث مبارکہ پر عمل کرے اگر خود محروم ہے تو عمل کرنے والے مسلمان کو بدعتی کہہ کر خود گمراہی کے گھڑے میں نہ گرے۔

باب فتاویٰ احناف

حضرت محمد بن الحسن شاگرد امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں:

یبدا الر جل بیمین المیت المقدم علی یمینه ثم یمین المیت الموخر علی یمینه ثم دالی المقدم الا یسر فیضعه علی یساره ثم یاتی الموخر الا یسر فیضعه علی یساره وهذا قول ابی حنیفه. جنازہ اُٹھانے والا پہلے میت کا دایاں سرہانہ اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے۔ پھر دائیں پائتی اپنے دائیں کندھے پر اُٹھائے پھر بایاں سرہانہ اپنے بائیں کندھے پر اُٹھائے پھر بائیں پائتی اپنے بائیں کندھے پر اُٹھائے اور یہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے

(کتاب الآثار، ص ۷۸)

امام ابن الھمام حنفی فرماتے ہیں:

وروی محمد بن الحسن عن منصور ابن المعتمر قال من السنته حمل الجنازه بجوانب السریر الاربعه وروی ابن ماجه بلفظ من اتبع الجنازه فلیا خذ بجوانب السریر کلهافانه من السنته فوجب الحکم بان هذا هوا لسنته "

اور امام محمد بن حسن نے منصور بن معتمر سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جنازہ کی چارپائی کی چاروں طرفوں کو کندھا دینا سنت ہے اور ابن ماجہ کی روایت کے لفظ یہ ہیں کہ جو شخص جنازہ کے پیچھے چلے اسے چارپائی کی سب طرفوں کو کندھا دینا چاہیے۔ کیونکہ یہ سنت ہے پس منزلوں کے مسنون ہونے کا حکم دینا واجب ہوگیا۔ (فتح القدیر)

فتاویٰ عالمگیری ص ۱۶۲، جلد اول میں ہے۔

"ثم ان فی حمل الجنازه شیئین نفس السنه کما لها اما نفسه السنه فهی ان تاخذ بقوا ئمها الاربع علی طریق التعاقب بان تحمل من کل جانب عشر خطوات وهذا یتحقق فی حق الجمع وما کمال السنه فلا یتقق الافی واحد وهوان یبدم لحمامل بحمل یمین مقدم الجنازه کذافی التتار خانیه فیحمله علی عاتقه الایمن ثم الموخر الایمن علی عاتقه الایمن ثم المقدم الایسر علی عاتقه الایسر هذا فی التبیین."

فائدہ: جنازہ اٹھانے میں دو چیزیں ہیں

(۱) خود سنت هے **(۲) کمال سنت**

(۱) سنت تو یہ ہے کہ چار آدمی پے در پے چاروں پایوں کو کندھا دیں اور دس دس قدم پر کندھا بدلیں، یہ نفس سنت چاروں حاملین جنازہ کے حق میں متحقق ہوگی۔

(۲) کمالِ سنت صرف اسی شخص کے حق میں پائی جائے گی جو سب سے پہلے چارپائی کا دایاں سرہانہ اٹھائے اسی طرح فتاویٰ تتار خانیہ میں مذکور ہے اور تبیین الحقائق میں ہے کہ جنازہ اٹھانے والے کو چاہیے کہ وہ پہلے دائیں سرہانے کو اٹھائے پھر دائیں پایتی کو پھر بائیں سرہانے کو پھر بائیں پایتی کو اٹھائے۔

(۳) تبیین الحقائق میں صفحہ ۲۴۵ میں ہے۔ وینبغی ان یحملها من کل جانب عشر خطوات لقو له علیه الصلوة والسلام من حمل جنازه اربعین خطوه کفرت عنه مائته اربعین کبیره.

اور چاہیے کہ وہ جنازہ کی ہر جانب کو دس قدم اٹھائے اس کے چالیس بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

(۴) درمختار صفحہ ۶۵۷ میں ہے۔ واذاحمل الجنازه وضع ندبا مقدمها علی یمینه عشر خطوات لحدیث من حمل جنازه اربعین خطوه کفرت عنه اربعین کبیره ثم وضع مو خرها علی یمینه کذلک ثم مقد مها علی یساره ثم موخر ها کذلک فیقع الفراغ خلف الجنازه فیمشی خلفها.

اور جب کوئی جنازہ اٹھانا چاہے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ دایاں سرہانہ اپنے دائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے پھر دائیں پیتی اپنے دائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے پھر دایاں سرہانہ اپنے بائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے پھر بائیں پایتی اپنے بائیں کندھے پر اٹھا کر دس قدم چلے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص جنازہ کو چالیس قدم کندھا دے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ

معاف کردیے جاتے ہیں۔

(۵) بدائع الصنائع صفحہ ۳۰۹ میں ہے۔

ومن اراد كمال السنته فى حم الجنازه ينبغى له ان يحملها من الجوانب الاربع لما رويا عن ابن عمر رضى الله عنه انه كان يدور على الجنازه على جوانبها الاربع فيضع مقدم الجنازه على يمينه ثم على موخر ها على يمينه ثم مقدمها على يسار ثم موخر ها على يساره كما بين فى الجامع الصيغر.

ترجمہ: اور جو شخص جنازہ اٹھانے میں پوری سنت کا ارداہ کرے اسے چاروں طرفوں کو کندھا دینا چاہیے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ جنازہ کی چاروں طرفوں کو گھوم کر کندھا دیا کرتے تھے۔ پس یہ شخص اپنے دائیں کندے پر دایاں سرہانہ اٹھائے پھر دائیں پایتی پھر بائیں کندھے پر بایاں سرہانہ اٹھائے پھر بائیں پایتی۔ جیسا کہ منزلوں کا یہ طریقہ امام محمد بن الحسن نے کتاب جامع صغیر میں بیان فرمایا ہے۔

(۶) وينبغى ان يحمل من كل جانب عشر خطوات لماروى فى الحديث من حمل جنازه اربعين خطوه كفرت اربعين كبيره.

ترجمہ: اور اٹھانے والے کو چاہیے کہ وہ جنازہ کے چاروں طرف کو دس دس قدم کندھا دے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص جنازہ کو چالیس قدم اٹھائے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

۷: امام ابوالاخلاص شرنبلالی حنفی فرماتے ہیں:

وينبغى لكل واحد حملها اربعين خطوه يبداء الحامل بمقدمها الايمن فيضه على يمينه اى على عاتقه الا يمن ويمينها الى الجنازه ماكام جهته يسار الحامل لان الميت يلقى على ظهره ثم يضع موخر ها الايمن عليه اى على عاتقه الايمن ثم يضع مقدمها الايسر يحملها عليه اى على عاتقه الا يسر فيكون من كل جانب عشر خطوات لقوله عليه الصلاة والسلام من حمل جنازه اربعين خطوه كفرت عنه اربعين كبيره ولقول ابى هريره رضى الله عنه من حمل بجوانبها الاربع فقد قضى الذى عليه

(مراقی الفلاح ص ۳۳۱)

ترجمہ: ہر جنازہ اٹھانے والے کو چاہیے کہ وہ چالیس قدم جنازہ اٹھائے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جنازہ کے دائیں سرہانے سے ابتدا کریا اور اسے اپنے کندھے پر اٹھائے پھر دائیں پایتی کو اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں سرہانے کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں پایتی کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے اور دس دس قدم چلے کل چالیس قدم ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازہ کو چالیس قدم اٹھائے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹائے جاتے ہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کوئی جنازہ کی چاروں طرفوں کندھا دے اس نے میت کے جملہ حقوق ادا کر دیئے۔

(۸) امام صدور الشریعہ فرماتے ہیں " وسن فی حمل الجنازہ اربعہ وان تضع مقدمها ثم موخر ها علی یمینک ثم مقدمها ثم موخر ها علی یسرک"
اور جنازہ اٹھانے میں سنت یہ ہے کہ اسے چار شخص اٹھائیں اور یہ بھی سنت ہے کہ جنازہ کت دائیں سرہانے کو اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے پھر اس کی دائیں پایتی کو اسی کندھے پر اٹھائے پھر اس کے بائیں سرہانے کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے پھر اس کی بائیں پایتی کو اسی کندھے پر اٹھائے۔ (شرح وقایہ ، صفحہ ۲۵۷)

(۹) کمال الدین ابن الہما فرماتے ہیں " فا لحاصل ان تضع یسار االسریر المقدم علی یمینک ثم یساره الموخر ثم یمینه المقدم علی یسارک ثم یمینه الموخر لان فی ھذا یثار اللیتا من".
پس حاصل کلام یہ ہے کہ تو میت کی چارپائی کے بائیں سرہانے کو اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں پایتی کو اسی کندھے پر اٹھائے پھر چارپائی کا دایاں سرہانہ اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے پھر اس کی دائیں پایتی کو اسی کندھے پر اٹھائے کیونکہ اس میں دائیں طرف کو بائیں طرف پر تقدم ملتا ہے۔

(حواشی شلبیہ علی التبین، صفحہ ۲۴۵ ، جلد اول)

(۱۰) شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ سنت نزدما آنست کہ بردار آنرا چهار کس زیرا کہ روایت کرده شده است ابن مسعود کہ گفت از سنت ست حمل جنازه از چهار جانب روایت کرده است این راامام محمد در آثار ازبی حنیفہ بسند وے تا ابن مسعود وهم چنیں روایت کرده است ابوداٶد و طیالسی وابن ابی شیبه و عبدر الرزاق از شعبه از منصور.

ہم حنفیوں کے نزدیک سنت یہ ہے کہ جنازہ کو چار آدمی اٹھائیں۔ کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ جنازہ کو چاروں طرفوں سے اٹھایا جائے۔ اس حدیث کو امام اعظم ابوحنیفہ سے ان کی سند تا حضرت ابن مسعود کے ساتھ روایت کیا ہے اور اسی قسم کی حدیث ائمہ حدیث ابوداؤد طیالسی، ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے روایت کی ہے۔

(اشعتہ اللمعات، ص ۶۸۲، ج ۱)

(۱۱) اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ مصدقہ کتاب بہار شریعت جلد چہارم ص ۱۴۴ میں ہے سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایہ ایک شخص لے اور یہ بھی سنت ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ داہنے سرہانے کو کندھا دے پھر داہنی پائتی کو پھر بائیں سرہانے کو پھر بائیں پائتی کو اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ لے کر چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گیں نیز حدیث میں ہے جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرمائے گا۔

(جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

فائدہ: چہل قدمی کا یہی حکم فقہ حنفی کی باقی تمام معتبر کتب متون وشرح وحواشی وفتاویٰ میں مذکور ہے۔ اس کے بعد چہل قدمی کو کوئی بدعت نہ کہے گا۔ مگر وہی جو منکرِ حدیث وفقہ ہے یا جاہل اجہل یا بدمذہب وہابی۔

اہل اسلام سے اپیل: صدیوں سے جن مسائل وعقائد کے مشائخ اور علماء پابند رہے۔ ان کے لیے جو بھی بدعت کا فتویٰ لگائے یا انکار کرے تو سمجھ لیں اس کے لیے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ سے مخالفت کی نحوست گلے میں پڑی ہے اور احادیث مبارکہ سے جو ثابت ہے جو بھی اپنے اسلاف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کے طریقہ اور عقیدہ سے ہٹ گیا وہ جہنم میں گیا جیسا کہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔

(۱) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان اللہ لا یجمع امتی علی ضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار"

(مشکوۃ باب الاعتصام)

ترجمہ: اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نا کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے علیحدہ ہو وہ جہنم میں گیا"

فائدہ: یہ چہل قدمی امتِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک بڑی جماعت میں اور قدیم الایام سے مروج ہے جو احادیث اور فقہ سے بھی ثابت ہے اب جو منکر ہے وہ جماعتِ حق سے نکل کر سیدھا جہنم گیا اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق بخشے تو پھر نجات کی امید ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یا خذ الشاہ القا صیہ الناحیہ وایا کم والشعاب علیکم بالجماعت والعامہ"

(رواہ احمد ، مشکوۃ)

ترجمہ: شیطان انسان کا بھڑیا ہے جس طرح بکریوں کا ایک بھڑیا ہوتا ہے بھاگنے والی اور دور والی اور کنارے والی بکری کو بھڑیا پکڑتا ہے اور تمام پہاڑ کے دروں سے بچو اور جماعت کو لازم پکڑو۔

فائدہ: سب کو معلوم ہے کہ یہ اہلسنت اور ان کے مروج طریقے قدیم سے ہیں اور ان ہی سے ہر فرقہ جدا ہوا ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعتِ حق اہلسنت کے ساتھ رہنے کی تلقین بھی فرمائی ہے اور اسے ایک بہترین مثال سے بھی سمجھایا ہے تاکہ کوئی قسمت کا مارا جماعتِ حق اہلسنت سے جدا نہ ہو جائے۔

(۳) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" من فارق الجماعه شر افقد خلع ربقبه الاسلام من عنقه"

(رواہ احمد و ابوداؤد ، مشکوۃ)

غور تو فرمائیں جو بھی اہلسنت حق جماعت سے علیحدہ ہو کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بناتا ہے یعنی اپنا نظریہ قائم کرتا ہے وہ اسلام سے علیحدہ ہو گیا۔

انتباہ: اس کے علاوہ اور بھی متعدد روایات ہیں ان سب کا یہی مقصد ہے کہ اہلِ حق سے ہٹ کر اپنا عندیہ قائم کرنا الٹا اہل حق کو بدعت کا نشانہ بنانا گمراہی کی علامت ہے جب ہم نے احادیث صحیحہ وفقہ حنفیہ وغیرہ سے اس کا ثبوت پیش کر دیا ہے اس کے باوجود پھر بھی کوئی اسے بدعت کہتا ہے تو پھر وہ اپنی قسمت پر ماتم کرے کہ وہ اہل حق سے نکل کر سیدھا جہنم گیا۔

وما علینا الا البلاغ وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔